رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر — الامام غلام احمد قادیانی ۱۳۰۷ھ

الفضل

روزنامہ قادیان

THE DAILY

ALFAZL QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ صہ

ششماہی ۸عہ

سہ ماہی ۱۲/سے

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸/صہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵	۱۲ جمادی الاوّل سنہ ۱۳۵۶ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۶۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ۔ جولائی ۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضورؐ کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ آج عصر کی نماز کے بعد حضور نے بورڈنگ تحریک جدید کا معائنہ فرمایا:۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو متلی اور سردرد کی شکایت ہے ۔ احباب دعائے صحت کریں:۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سندھ تشریف لے گئے ہیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو تین چار روز سے پھر سوزشِ پیشاب کی تکلیف ہے ۔ دعائے صحت کی جائے:۔

مولوی محمد یار صاحب عارف اور مولوی محمد صادق صاحب سنگرور (ریاست جنید) سے واپس آ گئے ہیں:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انبیاء و اولیاء کا شعار کثرتِ استغفار ہے

"جو لوگ خدا تعالےٰ سے ڈرتے ہیں۔ وہ باوجود نبی اور رسول ہونے کے اقرار رکھتے ہیں۔ کہ جیسا کہ حق تبلیغ کا تھا ادا نہ کر سکے۔ اور اسی کو وہ گناہ عظیم خیال کرتے ہیں ۔ اور اسی خیال سے وہ نعرے مارتے اور روتے اور درد سے بھر جاتے ہیں۔ اور دائم الاستغفار رہتے ہیں۔ مگر خشک مولوی جن کے دامن میں بجز ہڈیوں کے کچھ نہیں۔ وہ اس روحانیت کو کیا جانتے ہیں۔ بے گناہ ہونے کا اطمینان کسی نبی نے بھی ظاہر نہیں کیا۔ جو دنیا میں افضل الرسل اور خاتم الرسل گزرا ہے اس کے موُنہہ سے بھی یہی نکلا۔ ربنا اغفر لنا ذنوبنا و باعد بیننا و بین خطایانا ۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ فرماتے تھے ۔ کہ سورۃ ہود نے مجھے بوڑھا کر دیا ۔ اور آپ سب سے زیادہ استغفار پڑھا کرتے تھے ۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ میں دن میں ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں ۔ اور خدا تعالےٰ نے آپ کے حق میں فرمایا۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا ۔ یہ سورۃ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قرب زمانہ وفات میں نازل ہوئی تھی ۔ اور اس میں اللہ تعالےٰ زور دے کر اپنی نصرت اور تائید اور تکمیل مقاصد دین کی خبر دیتا ہے ۔ کہ اب تو اے نبی خدا کی تسبیح اور تحمید کر ۔ اور خدا سے مغفرت چاہ وہ تواب ہے ۔ اس موقعہ پر مغفرت کا ذکر کرنا یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ اب کام تبلیغ ختم ہو گیا ۔ خدا سے دعا کر کہ اگر خدمت تبلیغ کے دقائق میں کوئی فروگزاشت ہوئی ہو ۔ تو خدا اس کو بخشدے ۔ موسیٰ بھی توریت میں اپنے قصوروں کو یاد کر کے روتا ہے ۔ اور جس کو عیسائیوں نے خدا بنا رکھا ہے کسی نے اسکو کہا ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور افریقہ کے احمدیوں کا اظہار اخلاص

نیروبی ۱۹ جولائی - پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ نیروبی افریقہ بذریعہ تار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور حسب ذیل الفاظ میں اظہار اخلاص کرتے ہیں۔

افریقہ کے احمدی مصری اور ملتانی مرتدین کے افعال کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور سب کے سب بفضل خدا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مخلص مرید اور ادنےٰ خادم ہیں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۸ جولائی ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؎

۵۴۷	فقیر اللہ صاحب	ضلع مین پوری
۵۴۸	مان سنگھ صاحب	" "
۵۴۹	حکیم رامچرن لال صاحب	" "
۵۵۰	غفور شاہ صاحب	" "

جناب شیخ کو کعبہ میں بھی خدا نہ ملا

از جناب خان ذوالفقار علی خاں صاحب گوہر

ہمیں غرض نہیں کیا شیخ کو ملا نہ ملا
یہ سچ ہے کچھ نہ ملا اس کو گر خدا نہ ملا

خدا کا فضل ہے فضل عمر ہے لاثانی
ہمیں تو اس سا کوئی رہبر ہدےٰ نہ ملا

ہزار دل مشرق و مغرب میں دیکھے اہل نظر
خدا شناس مگر کوئی آپ سا نہ ملا

خدا ہے حافظ و حامی و ناصر محمود
لٹا جو اس سے کہیں اس کو آسرا نہ ملا

نظیر اس کا نہیں کوئی حسن و احساں میں
مثیل اس کا زمانہ میں دوسرا نہ ملا

یہ دور خسرو دیں پرور زمانہ ہے
وہ کور چشم ہیں اب تک جنہیں پتا نہ ملا

یہ بزم بزم خلافت ہے باغیو سن لو
کہاں ملے گا تمہیں گر یہاں خدا نہ ملا

صداقت اس کی خدا کی وحی سے ثابت ہے
مخالفوں کو کبھی صدق مدعا نہ ملا

مخالفت پہ کمر بستہ جب ہوئے حاسد
بجز فریب کوئی اور راستا نہ ملا

خدا کی شان خلیفہ کو یہ کریں معزول
جنہیں خود اپنی درستی کا حوصلا نہ ملا

اپیل آج صحابہ سے کس لئے اے شیخ
یہ دو برس میں کبھی پہلے حوصلا نہ ملا

نفاق نام اسی کا ہے - اجر پاؤ گے
یہ مت خیال کرو کچھ معاوضا نہ ملا

ہے قول حق یہی گوہر کہا جو شاعر نے
جناب شیخ کو کعبہ میں بھی خدا نہ ملا

اخبار احمدیہ

مجاہدین تحریک جدید کو اطلاع

تحریک جدید کے مطالبہ نمبر ۱۵ کے ماتحت جو نوجوان ملک کے مختلف حصوں میں نکلے ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض کی طرف سے باقاعدہ رپورٹ موصول نہیں ہو رہی۔ جملہ نوجوانوں کی اطلاع کے لئے تحریر کیا جاتا ہے۔ کہ وہ جہاں کہیں بھی ہوں۔ فوراً دفتر ہذا کو اپنے مکمل ایڈریس سے اطلاع دیں۔ اور آئندہ باقاعدہ رپورٹ ارسال کیا کریں تاکہ حالات کے مطابق انہیں ہدایات دی جائیں۔ اس کے علاوہ ان کے لئے دعا کی تحریک کی جاتی رہے۔

انچارج تحریک جدید قادیان

درخواست نگرانی کی سماعت

مولوی عبدالرحمن صاحب مولوی فاضل کیمبلپوری نے ان کی سزائے جرمانہ کے خلاف سشن جج صاحب گورداسپور کے فیصلہ کے متعلق ہائی کورٹ لاہور میں جو نگرانی دائر کی گئی ہے۔ اس کی سماعت ۲۳ جولائی بروز جمعہ ہوگی۔

اعلان

بورڈران تحریک جدید کے گارڈین مطلع رہیں کہ بوجہ کلرک صاحب کے رخصت پر جانے کے ماہ جون ۱۹۳۷ء کے حسابات دیر سے تیار ہوں گے ؎

سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید

امتحان میں کامیابی

میری لڑکی امۃ المنان خدا کے فضل و کرم سے منشی کے امتحان میں پاس ہوگئی ہے۔ اور اس نے ۳۲۶ نمبر حاصل کئے ہیں۔ اور نعیمہ بیگم نے ادیب عالم کا امتحان دیا تھا۔ وہ کمپارٹمنٹ میں آگئی ہے۔ مولا بخش مدرس مدرسہ احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) میں ایک مظلوم کی مدد کے سبب ملزم گردانا گیا ہوں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ خاکسار محمد حسن از برنالہ (۲) مخالفین مجھے سخت دق کر رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ دشمنان حق کی شرارتوں سے محفوظ رکھے خاکسار بشیر احمد سردارپور ضلع ملتان (۳) میرا بچہ عزیز عبدالمنان عمر ۱ ماہ بعارضہ نمونیہ و ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار عبدالرحمن خان محرر امور عامہ (۴) چوہدری فتح محمد صاحب راولپنڈی ایک عرصہ سے علیل ہیں۔ آپ الفضل کی اشاعت میں خاص دلچسپی لیتے ہیں۔ اور راولپنڈی میں الفضل کے نمائندہ ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (۵) حکیم فیروز الدین صاحب [illegible] سخت تکلیف ہے۔ ۲۰ جولائی [illegible] دعا [illegible] صحت [illegible] خاکسار [illegible] قادیان

124

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ جمادی الاوّل ۱۳۵۶ھ

پنجاب اسمبلی اور مسئلہ فلسطین

پنجاب اسمبلی کی وزارت پارٹی کے بعض ارکان نے اسمبلی میں ایک تحریک التوا پیش کرنے کی کوشش کی تھی جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ فلسطین کے متعلق شاہی کمیشن کی رپورٹ پر بحث و تمحیص کی جائے۔ اور ان احساسات اور جذبات کا اظہار کیا جائے۔ جو مسلمانان پنجاب کے دلوں میں تقسیم فلسطین کے خلاف موجزن ہیں۔ گورنر پنجاب نے اس تحریک کے پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔ جس کی وجہ آنریبل سپیکر نے یہ بیان کی۔ کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کا تعلق ملک معظم کی حکومت کے غیر ملکی معاملات سے ہے۔ ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب نے جو کچھ کیا۔ اپنے خاص اختیارات کے ماتحت کیا ہے۔ اور اس کے متعلق اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ یونینسٹ پارٹی پر یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے۔ اور انہیں معلوم ہو گیا۔ کہ گورنر کے مقابلہ میں وزیر اعظم معہ اپنی تمام پارٹی کے کیا اہمیت رکھتا ہے۔ البتہ آنریبل سپیکر نے گورنر کی طرف سے اس نامنظوری کے جواز میں جو بات پیش کی ہے۔ اس کے متعلق ذرا تفصیل سے عرض کرنا چاہتے ہیں:۔

پہلا امر جو اس ضمن میں قابل غور ہے یہ ہے۔ کہ فلسطین میں کوئی غیر ملکی حکومت نہیں۔ اور اگر فلسطین کو سلطنت برطانیہ کا ایک جزو قرار دیا جائے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ کیونکہ حکومت برطانیہ کا اس پر انتداب قائم ہے۔ اور گو بظاہر یہ انتداب لیگ آف نیشنز کی طرف سے برطانیہ کو سونپا گیا ہے لیکن حقیقت میں فلسطین میں حکومت برطانیہ ہی تمام سیاہ و سفید کی مالک ہے۔ اور تمام انتظام اور پالیسی کی تشکیل و ترویج اسی کے ہاتھ میں ہے۔ لہٰذا فلسطین کو غیر ملک قرار دے کر اس پر اس امر کی بنیاد رکھنا کہ فلسطینی کمیشن کی رپورٹ پنجاب اسمبلی میں زیر بحث نہیں لائی جا سکتی۔ قابل پذیرائی امر نہیں۔

علاوہ ازیں مسئلہ فلسطین ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جس سے تمام دُنیا کے مسلمانوں کا تعلق ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ ہر ملک کے مسلمان شاہی کمیشن کی رپورٹ سے متاثر ہوئے ہیں پنجاب اسمبلی میں اس رپورٹ پر بحث کرنے کے لئے تحریک التوا پیش کرنے کی غرض سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتی تھی۔ کہ مسلمان اپنے خیالات اور جذبات کو حکومتِ پنجاب کے توسط سے برطانوی حکومت تک پہنچا دیں۔ اور اس طرح اس امر کا اظہار کریں۔ کہ انہیں فلسطین کے مسلمانوں سے ہمدردی ہے۔ اور ہر وُہ چیز جو مسلمانانِ فلسطین کے مصالح پر اثر ڈالتی ہے دوسرے مسلمانوں پر اثر ڈالے بغیر نہیں رہ سکتی۔ پس پنجاب اسمبلی کے ارکان کی پیش کردہ اس تحریکِ التوا کو غیر متعلق قرار نہیں دیا جا سکتا:۔

گورنر پنجاب اس سے پہلے بھی ایک تحریک التوا کو مسترد کر چکے ہیں اور وُہ پنجاب و صوبہ سرحد کے پبلک سروس کمیشن کے متعلق تھی۔ وُہ بھی اختیاراتِ خصوصی کے ماتحت ہی نامنظور کی تھی:۔

انہیں تھوڑے سے عرصہ میں دو دفعہ مداخلت جہاں نئے آئین کی حقیقت واضح کرتی ہے۔ وہاں وزارت کے متعلق بھی کوئی اچھا اثر پیدا نہیں کرتی۔ آخر الذکر تحریک خود وزارت پارٹی کے ممبروں کی طرف سے پیش کی گئی۔ اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ پارٹی معہ وزیر اعظم کے اس کی مؤید تھی۔ اور اب جبکہ اسے مسترد کر دیا گیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وزیر اعظم کی پارٹی کی تجویز کو مسترد کر دیا گیا۔ ایسی صورت میں خود داری کا تقاضا یہ ہے۔ کہ اگر وزارت اس بارے میں اپنی پارٹی کا ساتھ دیتی ہوئی گورنر سے اختلاف رکھتی ہے تو وُہ اس کا عملی طور پر اظہار کرے۔ اور ان اعلانات کا احترام کرتی ہوئی کرے۔ جو اس وقت تک اپنے وقار کے متعلق کر چکی ہے۔ مثلاً آنریبل وزیر اعظم اپنی ایک تقریر میں فرما چکے ہیں۔ کہ اگر وزارت کو کسی معاملہ میں گورنر سے اختلاف پیدا ہوا۔ تو وُہ اس کا کھلے بندوں اظہار کرے گی۔ اور اگر اس نے مناسب سمجھا۔ تو وُہ مخالف بنچوں پر بیٹھنے سے بھی دریغ نہ کرے گی۔ لیکن اگر وزارتِ عظمیٰ گورنر کے فیصلہ کے ساتھ اتفاق رکھتی ہے۔ تو پھر اسے یہ اعلان کرنا چاہیئے۔ کہ وُہ اس تجویز کے پیش کرنے میں اپنی پارٹی کے ساتھ متفق نہ تھی:۔

مرکزی اسمبلی میں بھی اسی قسم کی تحریکِ التوا کے پیش کئے جانے کا نوٹس دیا گیا ہے ممکن ہے گورنر جنرل بھی اختیارات خصوصی کا استعمال کرتے ہُوئے اس کے پیش ہونے کی اجازت نہ دیں۔ اگر ایسا کیا گیا۔ تو یہ اور بھی زیادہ قابلِ افسوس بات ہوگی۔ کیونکہ ہندوستان لیگ آف نیشنز کا ممبر ہے۔ اور چونکہ حکومتِ برطانیہ فلسطین پر اپنا حقِ انتداب لیگ کی طرف سے استعمال کرتی ہے۔ اس لئے لیگ کا ممبر ہونے کی حیثیت سے ہندوستان کا حق ہے۔ کہ ایسے معاملہ پر بحث کرے؛

کانگرسی وزراء کی تنخواہیں

کانگرس کے ارباب حل و عقد نے یہ تو کہدیا۔ کہ کانگرسی وزراء کی تنخواہیں پانچ سو روپیہ سے زیادہ نہیں ہوں گی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے اس میں دُوسرے طریقوں سے کافی سے بھی زیادہ اضافہ کر لیا جائے گا۔ چنانچہ سی۔ پی۔ اسمبلی کے وزراء تنخواہ تو پانچسو روپیہ ہی لیں گے۔ لیکن موٹر اور گھر کا الاؤنس علاوہ ازیں وصول کریں گے۔ جو چھ سو سے کم نہیں ہوگا۔ گویا الاؤنس تنخواہ سے بھی زیادہ رکھ دیا گیا۔ اور اس طرح گیارہ سو روپے انہیں مل جایا کریں گے؛

سوال یہ ہے۔ کہ تنخواہ کم کیوں رکھی گئی ہے اگر تنخواہ کی کمی ملک کی اقتصادی حالت کی وجہ سے تھی۔ تو کیا الاؤنس کے نام پر روپیہ وصول کر لینے کا کوئی اثر نہ پڑے گا۔ کاش کانگرسی وزراء اس پہلو سے صحیح معنوں میں نمونہ بنتے:؛

پنڈت جواہر لال کی موٹر پر سنگ باری

یہ خبر نہایت ہی افسوس کے ساتھ سُنی گئی۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی موٹر پر ایک مقام اوڑائی میں چند لڑکوں نے سنگ باری کی جس سے موٹر کے شیشے ٹوٹ گئے۔ چونکہ موٹر کو تیز کر دیا گیا۔ اس لئے کوئی اور واقعہ رونما نہ ہُوا۔ اگر یہ محض چھوٹے بچوں کی طفلانہ شرارت نہیں تو جن لوگوں کا اس میں ہاتھ تھا۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ہر شریف انسان ان کو شرافت سے عاری سمجھیں؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صداقت ہر حیثیت سے ثابت ہے

ابن مسیح موعود علیہ السلام ـ پسر موعود اور خلیفہ

۱۴ جولائی کے جلسہ میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے حسب ذیل تقریر فرمائی

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کے متعلق ہماری جماعت کی طرف سے جہاں اور بہت سے دلائل دیئے جاتے ہیں۔ ایک دلیل یہ پیش کیجاتی ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو جس حیثیت سے بھی دیکھا جائے۔ فوت شدہ ثابت ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی تین حیثیتیں ہیں۔

ایک حیثیت

نبی کی۔ اس کے لئے وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل والی آیت قطعی دلیل ہے۔ یعنے یہ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک رسول ہیں۔ آپ سے پہلے جس قدر انبیاء گزر چکے ہیں۔ وہ سب فوت ہو گئے ہیں۔ اور چونکہ حضرت عیسےٰ بھی حضور علیہ السلام سے پہلے کے نبی ہیں۔ اس لئے وُہ بھی فوت ہو چکے ہیں

دوسری حیثیت

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی یہ ہے۔ کہ آپ معبودانِ باطلہ میں سے ایک ہیں کیونکہ عیسائی ان کو خدا کہتے ہیں۔ اس کیلئے قرآنی دلیل یہ ہے۔ والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئًا وھم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون۔ یعنے جو لوگ خدا تعالےٰ کے سوا پوجے جاتے ہیں۔ وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے۔ بلکہ وُہ خود پیدا شدہ ہیں۔ وہ فوت ہو چکے ہیں زندہ نہیں ہیں اور وہ نہیں جانتے کب اٹھائے جائینگے

تیسری حیثیت

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ایک انسان کی ہے۔ اس حیثیت سے ان کی وفات کی دلیل قرآن سے یہ پیش کی جاتی ہے۔ وما جعلنا لبشرٍ من قبلك الخلد افان مِت فھم الخالدون یعنے ہم نے تجھ سے پہلے کسی بشر کو ہمیشہ کے لئے زندہ اور ایک حالت پر رہنے والا نہیں بنایا۔ پس کیا اگر تو فوت ہو گیا۔ تو یہ لوگ باقی رہ جائینگے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بھی تین حیثیتیں ہیں

ایک حیثیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صاحبزادہ

ہونے کی دوسری حیثیت پسر موعود ہونے کی تیسری حیثیت خلیفہ ہونے کی ہے۔ ان ہر سہ حیثیتوں سے حضور کی صداقت روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے جیسے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ہر سہ حیثیتوں میں سے کسی ایک حیثیت کو لیا جائے تو آپ کی وفات ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی کسی ایک حیثیت کو لیا جائے۔ تو آپ کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ پہلی حیثیت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صاحبزادہ ہونے کی ہے۔ آپکی اس حیثیت سے تو شیخ صاحب کو کبھی انکار نہیں ہو سکتا۔ اور یہ حیثیت اس قدر واضح ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ اور دیگر اشد معاندین بھی انکار نہیں کر سکتے اب میں اس حیثیت سے آپکی صداقت ثابت کرنے کے لئے حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۸ سے ایک عبارت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں۔ "الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اربعةً من البنین وانجز وعدہ من الاحسان۔ یعنے اللہ تعالےٰ کو حمد و ثنا ہے جس نے پیرانہ سالی میں چار لڑکے مجھے دیئے۔ اور اپنا وعدہ پورا کیا کہ (میں چار لڑکے دونگا) چنانچہ وُہ چار لڑکے یہ ہیں محمود احمد بشیر احمد۔ شریف احمد۔ مبارک احمد جو زندہ موجود ہیں"۔

اس عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ چار بیٹے اللہ تعالےٰ کی بخشش ہیں۔ اس کے مقابل پر شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری یہ کہتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اس قابل نہیں کہ ایک دن بھی ان کی بیعت میں رہ کر گزارا جائے۔ اور نہ وہ اس قابل ہیں کہ انکے پیچھے نماز پڑھی جائے یعنے جس انعام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام الحمد للہ پڑھتے ہیں۔ یعنے یہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھ کو اس بڑھاپے کے زمانہ میں یہ نعمت بخشی ہے۔ اس پر شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہیں۔ اور ان کی بیعت میں رہنا اپنے لئے باعث شرم و ذلت سمجھتے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو اپنے لئے عار قرار دیتے ہیں۔ کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ خدا کے کلام میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی سعادت مندی اور خوبیاں بیان کی گئی ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس انعام پر الحمد للہ پڑھیں۔ اور خوش ہوں۔ مگر شیخ مصری انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھیں۔ اور ماتم کریں۔ پس یہ نص صریح ہے اس بات کی کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا وجود مبارک ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے متعلق الحمد للہ پڑھا۔ اس کے مقابل پر شیخ صاحب مصری جو کچھ کہتے ہیں وہ غلط ہے اور واقعات کے صریح خلاف ہے۔

دوسری حیثیت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی

پسر موعود

ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۱ پر تحریر فرماتے ہیں "ایسا ہی جب میرا پہلا لڑکا فوت ہو گیا تو نادان مولویوں اور ان کے دوستوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے اس کے مرنے پر بہت خوشی ظاہر کی۔ اور بار بار ان کو کہا گیا کہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں یہ بھی ایک پیشگوئی ہے۔ کہ بعض لڑکے فوت بھی ہوں گے پس ضرور تھا کہ کوئی لڑکا خورد سالی میں فوت ہو جاتا۔ تب بھی وہ لوگ اعتراض سے باز نہ آئے۔ تب خدا تعالےٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت دی۔ دوسرا بشیر دیا جائیگا جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ مگر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہ تعالےٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے۔" پس دوسری حیثیت حضور کی پسر موعود کی ہے۔ اس لحاظ سے بھی آپ کا راستباز ہونا صاف ظاہر ہے۔ تیسری حیثیت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی

خلیفہ

کی ہے۔ شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کا دعوےٰ ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ایک وقت تک خلیفہ برحق رہے مگر اب ان میں بعض نقائص پیدا ہو گئے ہیں۔ جو خلافت کے منافی ہیں اس کے متعلق گزارش ہے۔ کہ

125

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ فوت ہو گئے ۔ تو ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کے دن تمام افرادِ جماعت نے جن میں عاقل بالغ ۔ نوجوان ۔ بوڑھے ۔ بچے سب شامل تھے ۔ متفقہ طور پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو خلیفہ تسلیم کیا ۔ اور کہا ۔ کہ ایک امام کے ہاتھ میں جماعت کی باگ ڈور ہونی چاہیئے ۔ اور خلیفہ کے وجود کے بغیر قوم کامیاب نہیں ہو سکتی ۔ غرض اس وقت تمام نے مل کر ایک جمِ غفیر کی صورت میں جس میں ہر طبقہ کے لوگ شامل تھے ۔ ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کی ۔ اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کو خلیفۃ المسیح الثانی تسلیم کیا گیا ۔

خلیفہ کی تعریف کیا ہے ۔ یہ کہ نبی یا اس کے خلیفہ کی وفات کے بعد خدائی مشیت کے ماتحت جس شخص پر جماعت متفق ہو جائے ۔ وہ خلیفہ ہوتا ہے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زندگی میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو خلیفہ کوئی نہیں کہتا تھا ۔ اس لئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ زندہ موجود تھے ۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات ہو گئی ۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا انتخاب ہوا ۔ تو آپ کو سب جماعت کے لوگ خلیفۃ المسیح الثانی ماننے لگ گئے ۔ جس دن آپ خلیفہ بنے اس سے ایک دن قبل آپ کو کوئی خلیفہ نہ کہتا تھا ۔ حالانکہ وہی تقوےٰ جو خلیفہ بننے کے بعد حضور میں تھا ۔ وہی پہلے بھی تھا ۔ مگر لوگ آپ کو کیوں خلیفہ نہیں کہتے تھے ۔ اس لئے کہ جماعت آپ پر متفق نہیں تھی ۔ اور جب خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات کے بعد آپ پر جماعت متفق ہو گئی ۔ تو آپ خلیفہ تسلیم کر لئے گئے ۔ پس خلیفہ کی یہ تعریف چونکہ اب تک موجود ہے ۔ اور جماعت کا اب بھی اس امر پر اتفاق ہے ۔ کہ آپ ہی خلیفۃ المسیح الثانی ہیں ۔ پھر کوئی وجہ نہیں ۔ کہ شیخ صاحب کی بات کی طرف توجہ کی جائے ۔ اور جو وساوس ان کے دل میں پیدا ہوئے ہیں ۔ ہرگز قابلِ قبول نہیں ہیں ۔ جماعت ایک شخص کے ہاتھ پر متفق ہے ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۱۹۱۴ء میں خلیفہ تسلیم کئے گئے ۔ ۱۹۱۵ء میں خلیفہ رہے ۔ حتیٰ کہ ۱۹۳۶ء تک خلیفہ رہے ۔ اور اب ۱۹۳۷ء میں شیخ صاحب کے نزدیک خلیفہ نہیں ۔ حالانکہ وہ تعریف جو ۱۹۱۴ء میں خلیفہ کی تھی ۔ وہ آج ۱۹۳۷ء میں بھی موجود ہے ۔ یعنی جماعت آپ پر متفق ہے ۔ پس شرعاً عرفاً ۔ اخلاقاً ۔ قانوناً آپ خلیفہ ہیں خدا کے قائم کردہ خلیفہ ہیں ۔ کیونکہ تعریف موجود ہے ۔:

خلاصۂ کلام یہ ہے ۔ کہ الٰہی انتخاب کے ماتحت خلافت لوگوں کے اجتماع کا نام ہے ۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات والا صفات پر ۱۹۱۴ء میں یہ اجتماع ہو گیا ہے ۔ شیخ صاحب کے نزدیک وہ اجتماع برحق تھا ۔ تو اب تیئیس سال کے بعد جبکہ وہ تعریف بھی موجود ہے کس طرح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ خلافت سے معزول ہو سکتے ہیں ۔:

فتنہ پردازوں کے اشتہارات مطلوب ہیں

یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے ۔ کہ فتنہ پرداز اپنے اشتہار ہم تک پہنچانا نہیں چاہتے ۔ آج ہی ایک اشتہار دیکھنے کا اتفاق ہوا ۔ جو بیرونی شہروں میں کئی دنوں سے شائع ہو چکا ہے اس لئے تمام احباب سے درخواست ہے کہ ان کو جو کوئی اشتہار یا پوسٹر موجودہ فتنہ پردازوں کی طرف سے شائع شدہ دستیاب ہو ۔ وہ خاکسار کے نام ارسال فرما کر ممنون فرمائیں ۔ ریکارڈ اور جواب کے لئے ایسے اشتہارات مطلوب ہیں خاکسار ابو العطاء جالندھری قادیان

مسئلہ خلافت اور اسلام

فانی اشیاء کے متعلق سنتِ الٰہیہ

دنیا میں اللہ تعالےٰ کی مخلوقات دو قسم کی ہے ۔ ایک وہ جو اس دور کے اختتام تک قائم رہنے والی ہے مثلاً سورج چاند وغیرہ ۔ دوسری وہ جو اس دور کے اختتام سے قبل اپنی اپنی اجل کے آنے پر فنا ہو جاتی ہے جیسے حیوانات اور نباتات وغیرہ ۔ ان دونوں قسموں میں سے پہلی قسم کی اشیا چونکہ قیامت تک بذاتہٖ قائم رہنے والی ہیں ۔ اس لئے ان کا کوئی قائم مقام نہیں بنایا جاتا ۔ لیکن دوسری قسم چونکہ خود فنا ہو جاتی ہے ۔ اس لئے اگر ان چیزوں کا کوئی قائم مقام پیدا نہ کیا جائے ۔ تو جو منافع ان سے حاصل ہوتے ہیں ۔ دنیا ان سے محروم ہو جائے ۔ اسی لئے خدا تعالےٰ ان کے منافع کو قائم رکھنے کے لئے انہی کی جنس میں سے ان کا قائم مقام مقرر فرماتا ہے ۔ چنانچہ ہر درخت اپنے جیسا درخت اور ہر انسان اپنے جیسا انسان دنیا میں چھوڑ جاتا ہے ۔ قانونِ قدرت کے اس اصل سے ہمیں اس محکم قاعدہ کا پتہ چلتا ہے ۔ کہ جس چیز کے منافع اس کے وجود کے اختتام کی وجہ سے ختم ہو جائیں ۔ ان کے حصول کے لئے ہمیں قائم مقام کے وجود کو تلاش کرنا چاہیئے ۔ اور یہ ایسا محکم اصل ہے ۔ کہ دنیا میں زندگی کے ہر شعبہ میں کام کرتا نظر آتا ہے ۔ اس اصل کے بیان کرنے کے بعد ہم مسئلۂ خلافت پر غور کرتے ہیں ۔

خلافت کے معنے

خلافت کے معنے ہیں کسی کے بعد اس کا قائم مقام ہونا ۔ جیسے خدا تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ثم جعلناکم خلائف فی الارض لننظر کیف تعملون ۔ یعنی ہم نے تم کو زمین میں قائم مقام بنایا ۔ تا دیکھیں ۔ کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو

پس لغت کی رُو سے خلافت کے معنے محض قائم مقامی کے ہیں ۔ لیکن اسلامی اصطلاح میں خلافت سے مراد یہ ہے ۔ کہ جب اللہ تعالےٰ کا کوئی نبی کسی قوم میں مبعوث کیا جائے ۔ تو اس کی وفات کے بعد اس کے قائم مقام کا مقرر کیا جانا جیسا کہ بخاری میں آتا ہے کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی ۔ یعنی بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء کیا کرتے تھے ۔ جب ایک نبی فوت ہو جاتا ۔ تو دوسرا نبی اس کا قائم مقام ہوتا تھا ۔ اس سے معلوم ہوا ۔ کہ نبی کی وفات کے بعد یہ لازمی امر ہے ۔ کہ قوم میں اس کا جانشین ہو ۔ پس ہماری مراد خلافت سے یہ ہے ۔ کہ نبی کی وفات کے بعد کسی شخص کا اس کی جماعت کی نگرانی اور حفاظت کے لئے اس کا قائم مقام مقرر کیا جانا ۔

خلافت اور جمہوریت

خلیفہ اور خلافت کا مفہوم سمجھ لینے کے بعد یہ مسئلہ بھی قابلِ غور ہے کہ اسلام شخصی خلافت کا قائل ہے ۔ یا جمہوریت کا جیسا کہ غیر مبایعین کا خیال ہے ۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد صدر انجمن احمدیہ آپ کی خلیفہ ہے کسی فردِ واحد کی ضرورت نہیں ہمارے نزدیک خلافت کے لئے فردِ واحد کا انتخاب ضروری ہے اس کے لئے میں ایک عقلی اور ایک نقلی دلیل درج کرتا ہوں ۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے ۔

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم الخ یعنی اللہ تعالےٰ مومنوں اور نیک لوگوں میں سلسلہ خلافت جاری فرمائے گا اسی طرح جس طرح پہلی قوموں میں یہ سلسلہ جاری ہوا اس آیت میں لفظ کما نے ظاہر کر دیا ۔ کہ جس طرح پہلے انبیاء کے بعد افراد کو خلافت ملتی رہی ہے اسی طرح امتِ محمدیہ میں بھی افراد ہی خلیفہ ہوں گے ۔ اور حدیث میں بھی ہے کلما ھلک نبی خلفہ نبی یعنی نبی کے بعد نبی خلیفہ ہوتا تھا نہ کہ جماعت ۔ پس قرآن کریم و احادیث سے ثابت ہے ۔ کہ اسلام شخصی خلافت کا قائل ہے ۔ نہ کہ جمہوریت کا ۔:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عقلی دلیل یہ ہے کہ جب خلافت کے معنی یہ ہیں کہ قائمقام ہونا تو منسوب عنہ کے حالات کو دیکھنا چاہیئے۔ اگر وہ جماعت ہے تو اس کا نائب بھی جماعت ہوگی۔ جیسے فرمایا۔ مخلف من بعدھم خلف۔ اور اگر وہ فرد واحد ہے۔ تو اس کا قائمقام بھی فرد واحد ہوگا۔ نہ کہ جماعت انبیاء چونکہ افراد ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے خلفاء بھی افراد ہی ہوں گے۔ نہ کہ جماعتیں۔ پس ہر دو دلیلوں سے یہ ثابت ہوگیا۔ کہ نبی کا خلیفہ فرد واحد ہی ہوسکتا ہے۔ جماعت نہیں ہوسکتی

خلیفہ کے اختیارات و فرائض

خلافت کے معنے بیان کئے جاچکے ہیں۔ یعنے جو کام اصل منسوب عنہ کرتا ہو۔ وہی اس کا جانشین کرے۔ اس لئے خلیفہ کے فرائض اور اختیارات دیکھنے سے پہلے انبیاء کے فرائض دیکھنے چاہئیں۔ اور اس کے لئے لفظ نبی اور رسول پر غور کرنا چاہیئے قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر نبی رسول بھی ہوتا ہے۔ اور یہ ناممکن ہے۔ کہ کوئی شخص نبی ہو۔ لیکن وہ رسول نہ ہو۔ پس ہر نبی کی دو حیثیتیں ہوتی ہیں ایک اس کا نبی ہونا۔ یعنی خدا سے غیب کی خبریں کثرت سے پانا۔ اور یہ امر ایسا ہے۔ کہ اس میں نبی کا قائمقام کوئی شخص نہیں بن سکتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول یعنے کثرت اور تواتر کے ساتھ مصفّٰے غیب کی خبریں بجز رسول کے کسی کو نہیں بتائی جاتیں۔ نیز فرمایا ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء یعنے خدا تعالیٰ ہر ایک کو غیب پر اطلاع نہیں دیتا۔ بلکہ اپنے رسولوں میں جسکو چاہتا ہے چن لیتا ہے پس ہر دو آیات سے معلوم ہوگیا کہ بکثرت غیب کی خبریں پانے میں کوئی شخص نبی کا قائم مقام نہیں ہوسکتا ؎ دوسری حیثیت انبیاء کی یہ ہے کہ وہ لوگوں کے مطاع بنا کر بھیجے جاتے ہیں۔ جیسے فرمایا وما ارسلنا من رسولٍ الا لیطاع باذن اللہ یعنے دوسری حیثیت نبی کی یہ ہے۔ کہ لوگ اس کی فرمانبرداری کریں۔ اور وہ نازل شدہ احکام لوگوں میں نافذ کرے۔ اس حصہ میں نبی کی وفات کے بعد اسکی قائم مقامی ہوسکتی ہے۔ اور غیر نبی بھی لوگوں کا مطاع ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم یعنے اللہ اور اس کے رسول اور اولوالامر کی اطاعت کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ مطاع ہونا خاصہ انبیاء نہیں بلکہ غیر نبی مطاع ہوسکتا ہے۔ پس ان سب آیات کو مدنظر رکھتے ہوئے خلیفہ کے فرائض اور اختیارات کی جامع ومانع تعریف یہ ہوئی کہ بکثرت غیب کی خبریں نازل ہونیکے سوا جو کام بھی بحیثیت مطاع نبی اپنی قوم میں کرتا تھا۔ وہ اس کا قائم مقام خلیفہ کرسکتا ہے۔ پس کسی خلیفہ کا دائرہ اختیارات معلوم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اس کے اصل یعنے نبی کے اختیارات کو دیکھیں۔ مثلاً اگر اصل بادشاہ ہے تو اس کا خلیفہ بھی بادشاہ ہوگا۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبی ہونے کے علاوہ بادشاہ بھی تھے۔ اسی لئے حضرت ابوبکرؓ کو بھی یہ اختیارات حاصل تھے لیکن حضرت عیسےٰ علیہ السلام بادشاہ نہ تھے۔ اس لئے ان کا پہلا خلیفہ پطرس اپنی قوم کا مطاع تو تھا مگر بادشاہ نہ تھا خلاصہ یہ کہ نبوت کے علاوہ تمام وہ حقوق اور اختیارات جو انبیاء کو حاصل ہوتے ہیں۔ وہی ان کے خلفاء کا حق ہوتا ہے۔ اور جو شخص خلفاء کے احکام کی خلاف ورزی یا اس کے اختیارات میں دخل اندازی کرتا ہے۔ وہ دراصل نبی کے اختیارات اور مقام کو سمجھتا ہی نہیں ؎

ضرورت خلافت

ان اختیارات کی تفصیل سے خلیفہ کی ضرورت بھی معلوم ہوگئی۔ یعنے یہ کہ انبیاء بحیثیت مطاع ہونے کے اپنی امت میں جو کام کرتے ہیں۔ وہ کام اگر سرانجام ہو چکے ہوں۔ اور ان کی ضرورت باقی نہ رہی ہو۔ تب تو بے شک کہا جاسکتا ہے۔ کہ خلافت کی ضرورت نہیں۔ اگر نبی کی وفات کے بعد ان تمام امور کی ضرورت ہو۔ اور ان کو سرانجام دینے والا یعنے نبی موجود نہ ہو۔ تو کس طرح کہا جاسکتا ہے۔ کہ نبی کے بعد خلیفہ کی ضرورت نہیں۔ اس کے تو یہ معنے ہیں کہ کوئی شخص کہے نبی کے یہ یہ کام ہیں۔ اور خود نبی فوت ہوچکا ہے۔ اور ان کاموں کی اب بھی ضرورت ہے مگر کوئی شخص ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو یہ کام کرے۔ اس مفہوم سے بڑھ کر غلط مفہوم اور کونسا ہوگا۔ ایس سخت جاہل ہے وہ شخص جو خلیفہ کا منکر ہے بغیر خلیفہ کے سب کام ناتمام ہیں ؎

منکرین خلافت کی خدا سے جنگ

خدا تعالےٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے۔ کہ نبی روحانیت کی تخم ریزی کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اور ہم ان کی وفات کے بعد اس کو ناتمام نہیں چھوڑتے بلکہ خلفاء کے ذریعہ اس تخم کی آبیاری کراتے ہیں۔ تا وہ پھولے اور پھلے اور دنیا ان سے فائدہ اٹھائے۔ لیکن منکر خلافت چاہتا ہے۔ کہ روحانیت کا تخم دنیا میں نہ پھیلے۔ اور اس طرح وہ خدا سے جنگ کرتا ہے۔ لیکن کیا وہ روحانیت سے بے نصیب اور محروم سعادت انسان خدا کو عاجز کرسکتا ہے ہرگز نہیں۔ بلکہ حاسد شرمندہ ہونگے۔ اور خلافت کے منکر ذلیل۔

ہمیں خدا نے برکات خلافت کے بے شمار نشانوں میں سے ایک عظیم الشان نشان یہ دکھایا ہے۔ کہ پیارے خلیفہ وقت کے منکروں کی ساری منصوبہ بازیوں اور تمام بے ہودہ تعلیوں کو ناکام کرتے ہوئے ہمیں تمکنت بخشی۔ اور جنود اللہ نے اس کی نصرت فرمائی۔ اور خدا کا وعدہ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ہماری آنکھوں کے سامنے پورا ہوا اور ہو رہا ہے۔ الحمدللہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور امر خلافت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام امر خلافت کا ذکر کرتے ہوئے الوصیت میں تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ خدا تعالےٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہے ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور انکو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی خدا نے لکھ رکھا ہے۔ کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے۔ کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے۔ اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کرسکے۔ اس طرح خدا تعالےٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں۔ تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جن کے ذریعے سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے۔ اپنے کمال کو پہونچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہوتا ہے۔ اور دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں۔ کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالےٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا۔ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

126

فلسطین میں تبلیغ احمدیت

جماعت احمدیہ کی دینی تعلیم و تربیت اور دلچسپ مذہبی گفتگو

درس و تدریس

عرصہ زیر رپورٹ میں حسب دستور قرآن کریم تجرید بخاری اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف تحریرات کا درس جاری رہا۔ علاوہ بریں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات بھی احباب کے گوش گذار کئے گئے۔ اثنائے درس میں جو سوالات پیش کئے جاتے رہے ہیں ان کے جوابات دئے گئے۔ درس میں احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی بھی شامل ہوتے رہے۔ اور خدا کے فضل سے اچھا اثر لے کر گئے۔ میں نے ہمیشہ اس امر کو بہ شدت محسوس کیا ہے۔ کہ قرآن کریم کی تفسیر جو احمدیت کے نقطۂ نگاہ سے پیش کی جائے۔ وہ اپنے اثرات کے لحاظ سے بے حد موثر ہوتی ہے۔ جبکہ بالمقابل گذشتہ تفاسیر کے حوالے بھی پبلک میں لائے جائیں۔ میں نے جب کبھی یہ طریق اختیار کیا اس یقین پر پہونچا ہوں۔ کہ غیروں کو حق و صداقت کے قریب لانے کے لئے یہ ایک شاندار ذریعہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے ؎

گر نبودے در مقابل روئے مکروہ و سیاہ
کس چہ دانستے جمال شاہد گلفام را

ملاقاتیں

جماعت احمدیہ کبابیر کے ایک نہایت ہی مخلص احمدی نوجوان السید محمد صالح کے مکان پر چھ ماہ کے اندر اندر بعض بدقماش فتنہ پردازوں کے وقت دو دفعہ مسلح حملہ کر چکے ہیں۔ اور گو ہر دو دفعہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ناکام و نامراد رکھا۔ تاہم ہمارے لئے یہ بہت ضروری ہو گیا۔ کہ بہ حد امکان اپنی حفاظت کا انتظام کریں۔ چنانچہ ہم نے ڈسٹرکٹ کمشنر ناردرن ڈسٹرکٹ حیفا کی خدمت میں ایک مفصل چٹھی لکھی۔ اور اسلحہ رکھنے کی اجازت چاہی مگر کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا۔ آپ نے جواب دیا کہ ہم نے متعلقہ پولیس کو ہدایت کر دی ہے۔ کہ ہفتہ میں کم از کم دو دفعہ کبابیر کو اپنی گشت میں شامل کرلے۔ حادثہ کے متعلق تحقیقات ہو رہی ہے۔ یہ جواب تو غیر تسلی بخش تھا ہی اسپر دوسرا حادثہ مستزاد ہیں زیادہ تنگ و دو سے کام لینا پڑا اور اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ کمشنر حیفا سے ملاقات کر کے حالات بیان کئے گئے۔ اور احمدیت کی مختصر تاریخ سے ان کو آگاہ کیا گیا۔ آپ مذہبًا مسلمان تھے۔ اس لئے توجہ سے ہمارا پیغام سنتے رہے۔ اور بالآخر آپ نے ہمیں اسلحہ رکھنے کی بھی اجازت دے دی۔

قائم مقام اسسٹنٹ کمشنر دائرۃ المہاجر حیفا مذہبًا یہودی ہیں۔ ان سے ملاقات کر کے احمدیہ نقطۂ نگاہ کے لحاظ سے فلسطین کی موجودہ سیاسی شورش پر تبصرہ کیا گیا۔ اور بتایا گیا۔ کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو امن و سلامتی کا حقیقی علمبردار ہے۔ اور جس نے ہر حالت میں ہر قسم کے جانی دشمنوں کے حق میں بھی عدل و انصاف اور بہ شرط گنجائش رحم سے کام لینے کی تعلیم دی ہے۔ تقریبًا ایک گھنٹہ تک ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ آخر آپ نے وعدہ کیا۔ کہ سلسلہ کا لٹریچر اگر انہیں دیا گیا تو ضرور مطالعہ کریں گے۔

پولیس سٹیشن جبل الکرمل میں پنج گر انسپکٹر سب انسپکٹر اور دیگر سپاہیوں کو جن میں مسلمان مسیحی اور یہودی سبھی شامل ہیں۔ احمدیت کی تبلیغ کی گئی۔ اور عربی و انگریزی لٹریچر برائے مطالعہ دیا گیا۔

دلچسپ مکالمہ

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک مسلمان نوجوان سے جو خلیل میں ٹیچر ہیں ملاقات ہوئی۔ خلیل ایک مشہور قصبہ ہے بیت المقدس سے دس بارہ میل کے فاصلہ پر یہاں سینکڑوں قبریں ایسی ہیں۔ جن کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ ان میں اکثر انبیاء علیہم السلام مدفون ہیں۔ آغاز گفتگو کے لئے میں نے پوچھا آپ براہ نوازش یہ بتائیں گے کہ خلیل میں کیا کچھ قابل دید مقامات ہیں؟

وہ۔ خلیل میں ایک عظیم الشان قبرستان ہے۔ جس میں بے شمار انبیاء مدفون ہیں۔ حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہم السلام کی قبروں کی تو معین طور پر نشان دہی ہو چکی ہے

میں۔ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر بھی وہاں موجود ہے؟

وہ۔ نہیں۔ بلکہ جیسا کہ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ ان کی قبر غیر معروف ہے۔ البتہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کثیب احمر کے قریب آپؑ کی قبر کا پتہ دیا ہے۔ مگر ہمارے پاس اس کا یقینی ثبوت کوئی نہیں؟

میں۔ اس صورت میں اگر کوئی یہ کہدے۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فوت ہی نہیں ہوئے ورنہ بتاؤ کہاں مدفون ہیں۔ تو غالبًا وہ حق بجانب ہوگا

وہ۔ واہ! بھلا یہ بھی کوئی معقولیت ہے۔ کہ آج سے ہزاروں سال پیشتر کے ایک نبی کو صرف اس لئے زندہ تسلیم کر لیا جائے۔ کہ انکی قبر ہمیں معلوم نہیں کتنے ہی نبی اور غیر نبی پیوند خاک ہو چکے ہیں مگر ہمیں انکی قبریں معلوم نہیں تو کیا وہ سب زندہ ہیں؟

میں۔ بالکل بجا ارشاد ہوا اچھا یہ تو فرمائیے اس مقبرہ انبیاء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کا بھی کوئی نشان ملتا ہے؟

وہ! اوہو! آپ کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر بقید حیات موجود ہیں پھر آپ کی قبر کیسی؟

میں۔ مگر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم تو فوت ہو چکے اور مدینہ منورہ میں آپکی قبر بھی موجود ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اگر آج تک زندہ ہیں تو اس سے تو عیسائیت کو بہت مدد ملتی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہوتی ہے اور پھر اس عقیدہ سے تو الوہیت مسیح بھی ثابت ہوتی ہے کیا آپکو معلوم نہیں کہ کفار مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ معجزہ طلب کیا تھا کہ آپ آسمان پر چڑھ جائیں جس کا جواب خدا نے یہ دیا تھا قل سبحان ربی هل کنت الا بشرا رسولا اے رسول انہیں کہدے کہ میرے آسمان پر جانے کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں (۱) خداوند تعالےٰ اپنی خاص قدرت کا اظہار فرمائے اور مجھے آسمان پر اٹھا لے (۲) یا میں خود بخود آسمان پر چلا جاؤں۔ سو پہلی شق کا جواب تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی قدرت کا اظہار نہیں کیا کرتا۔ کیونکہ یہ فعل اس کی سبوحیت کے خلاف ہے۔ رہی دوسری شق سو تم جانتے ہو کہ میں بشر رسول ہوں۔ اور بشر آسمان پر نہیں

بالکل مفت دور حاضرہ کی نہایت عجیب و غریب حیرت انگیز ایجاد کی توضیح کھمال

رسالہ زندہ موت

مفت حاصل کرنے کیلئے اپنے علاقہ کے بارسوخ پڑھے لکھے دس رؤسا کے مکمل پتے ایک خط پر لکھکر ارسال کریں۔ رسالہ مفت ارسال کر دیا جائیگا

ڈاکٹر ایم اسماعیل نمبر ۳۹ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاسکتا۔ اب اگر حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ سمجھ لیا جائے۔ تو دو باتوں میں سے ایک ضرور لازم آئے گی۔ اگر خدا تعالے نے انہیں آسمان پر اٹھایا ہے۔ تو وہ سبوح نہ رہا۔ اور اگر مسیح علیہ السلام خود بخود پرواز کر گئے ہیں۔ تو وہ بشر نہ رہے بلکہ الٰہ بن گئے۔ پہلی شق باتفاق فریقین باطل ہے۔ البتہ دوسری شق عیسائیوں کا عین مقصد ہے۔ اور مسلمان مہر بلب۔ اب آپ غور فرمائیں کہ حیات مسیح علیہ السلام کے عقیدہ نے آپ کے دین و ایمان پر حد درجہ مہلک حملہ کیا۔ یا نہیں۔؟ وہ آپ کا بیان بلاشبہ دلچسپ اور مؤثر ہے۔ مگر دیکھئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو مدینہ میں مدفون ہیں۔ اور لوگ ہمیشہ آپ کی قبر کی زیارت بھی کرتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی یہ اصرار کرے۔ کہ مسیح علیہ السلام کے مزار کا پتہ دو۔ ورنہ انہیں مردہ نہ کہو۔ تو اسے کیا جواب دیا جائیگا میں اس امر کا نہایت معقول جواب تو آپ خود آغاز گفتگو میں دے چکے ہیں۔ اس لئے مجھ سے استفسار کی ضرورت نہیں۔ البتہ آپ کے علم میں اضافہ کی خاطر یہ بتائے دیتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا مزار کہاں ہے۔ آپ نوٹ کر لیں۔ محلہ خانیار شہر سری نگر۔ کشمیر۔ الہند۔ کیا آپ نے قرآن کریم میں نہیں پڑھا۔ واٰوینٰھما الٰی ربوۃ ذات قرار ومعین۔ یعنی ہم نے مریم اور ابن مریم کو صلیب کے واقعہ ہائلہ سے نجات دے کر آسمان پر نہیں۔ بلکہ ایسی جگہ پہنچا دیا جو میدانی علاقہ کی نسبت بلند اور ٹیلوں والی زمین ہے۔ آرامگاہ اور خوشگوار پانی کے چشموں کی زمین اور تاریخی روایات کی بنا پر یہ امر ثابت ہے۔ کہ اس زمین سے مراد وادی کشمیر ہے۔

اس پر وہ حیران سے ہو گئے۔ اور پوچھنے لگے۔ کہ یہ تحقیقات کس نے کی ہے۔ اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کیا گیا۔ اور احمدیت کی مفصل تبلیغ کی گئی۔ ان کے ساتھ تین اور مدرس بھی کام کرتے تھے۔ بلا لائے۔ اور باری باری سب مختلف اعتراض پیش کرتے رہے۔ جن کے تسلی بخش جوابات دئے گئے۔ یہ مجلس ایک کھلے ہال میں تھی۔ حاضرین کی تعداد بیس کے قریب ہوگی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے حسب منشار تبلیغ ہو گئی

مختلف مقامات میں تبلیغ

عرصہ زیر رپورٹ میں انصار اللہ نے مختلف دیہات میں دورے کئے اور تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا۔ طیرہ حیفا نلشیہ۔ عکا۔ اور کھل فغار میں عربوں کے خیموں میں پہنچ کر احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ انصار اللہ میں سے السید محمد صالح۔ السید عبد القادر صالح۔ السید محمود صالح۔ السید عبد المالک الشیخ حسین علی۔ الشیخ عبد الرحمٰن برجاوی کی مساعی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان سب دوستوں نے کم و بیش اڑھائی صد ٹریکٹ و اشتہارات تقسیم کئے۔ ان دوروں کے نتیجہ میں مختلف دیہات سے بعض لوگ بغرض تحقیق مرکز میں آئے۔ انہیں اچھی طرح تبلیغ کی گئی۔ اور لٹریچر برائے مطالعہ دیا گیا۔

مولد النبی اور میرا لیکچر

۲۴ مئی مولد النبی کی تقریب پر احباب جماعت احمدیہ حیفا و کبابیر نے جامع سیدنا محمود میں ایک جلسہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور اس موقعہ پر معزز غیر احمدیوں کو دعوت شمولیت دی چنانچہ جلسہ ہوا۔ جس میں بعض ملازمت پیشہ و تجار غیر احمدی معززین شامل ہوئے۔ جماعت کے بعض دوستوں کے علاوہ میرا لیکچر ہوا۔ دوران تقریر میں مسلمانوں کی موجودہ بدحالی اور عجیب و غریب حالات پر مختصر تبصرہ کے بعد میں نے یہ سوال اٹھایا۔ کہ اگر کوئی شخص صرف اس لئے صادق قرار دیا جا سکتا ہے۔ کہ اس کے ماننے والے حیا سوز اور ننگ انسانیت رسوم کے دالہ و شیدا ہیں۔ تو پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی صداقت نہیں بلکہ ہر کہ و مہ کی سچائی ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے۔ کہ رسوم مروجہ کی پابندی دراصل حق و صداقت کے لئے زہر قاتل ہے۔ اس لئے اہل اسلام کا فرض ہے۔ کہ نہ صرف ان عادات قبیحہ سے دستکش ہو جائیں بلکہ اپنے قول و فعل سے بانئے اسلام کی سچائی کا ثبوت مہیا کریں۔ تاکہ تعلیم یافتہ اور تہذیب نو کے دلدادوں کی آنکھیں کھلیں اور وہ بھی اس نور کو شناخت کر سکیں۔ جس نے کفر و الحاد کی تمام ظلمتوں کو دور کر کے رکھ دیا۔ ازاں بعد اس سوال کا جواب دیا۔ کہ دنیوی مصلح اور روحانی مصلح میں کیا فرق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تقریر بہت مؤثر ثابت ہوئی۔ جس کا اعتراف غیر احمدیوں نے کھلے طور پر کیا۔ اور حیرت سے کہا۔ کہ یہ تو بالکل نئی باتیں ہیں۔ جو ہم نے کبھی سنی نہیں۔ اگر احمدیہ جماعت اس رنگ میں اسلامی آواز بلند کر رہی ہے۔ تو اس کی مساعی ہر شریف آدمی کی نظر میں قابل صد آفرین ہیں۔

البشریٰ

خدا تعالےٰ کے فضل سے رسالہ "البشریٰ" کی خریداری بڑھ رہی ہے۔ اور اپنے اثرات کے لحاظ سے بھی بہت مفید ثابت ہو رہا ہے۔ بلاد عربیہ کے مختلف شہروں سے ایسے خطوط آتے رہتے ہیں۔ جن میں رسالہ کی تعریف ہوتی ہے۔ اور یہ دعائیں درج ہوتی ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہماری تبلیغی مساعی کو بارآور فرمائے۔

مدرسہ احمدیہ

مدرسہ احمدیہ واقعہ کبابیر کی ہر دو شاخیں مدرسۃ الاولاد و مدرسۃ البنات خدا کے فضل و کرم سے کامیابی کے ساتھ چل رہی ہیں۔ اس وقت مدرسہ میں دو معلم کام کر رہے ہیں۔ کورس کے لحاظ سے نہ صرف یہ کہ ہمارا مدرسہ فلسطین کے کسی مدرسہ ابتدائیہ سے پیچھے نہیں بلکہ بہت آگے ہے۔ اس وقت تمام طالب علموں کی تعداد ۴۵ ہے جو کبابیر ایسے چھوٹے سے گاؤں کے لحاظ سے اچھی خاصی تعداد ہے۔ چونکہ یہ گاؤں دوسرے دیہات سے بہت فاصلہ پر واقع ہے۔ اس لئے باہر سے طلبا یہاں نہیں آسکتے۔

درخواست دعا

بالآخر احباب کرام سے درد مند دل کے ساتھ متواتر دعاؤں کے لئے التجا ہے تا اللہ تعالیٰ بلاد عربیہ میں احمدیت کو دن دونی اور رات چوگنی ترقیات عطا فرمائے۔ وھو المولیٰ ونعم النصیر۔ خاکسار محمد سلیم مبلغ بلاد عربیہ۔

تحریر اور تقریر میں نا ملائم الفاظ استعمال کرنے پر تنبیہ

کچھ عرصہ ہوا۔ بعض احمدی احباب کی طرف سے تقریر اور تحریر میں بعض نامناسب الفاظ استعمال کئے گئے تھے جس سے یہ امکان تھا۔ کہ دوسری اقوام کی دلآزاری ہو۔ حالانکہ دوسری اقوام کے ساتھ جماعت کے خوشگوار تعلقات قائم کرنے کے لئے مرکز کی طرف سے خاص مساعی ہوتی رہتی ہیں۔ ایسے الفاظ کے استعمال سے سلسلہ کی شہرت کو صدمہ پہنچتا ہے۔ اور دوسری قوموں میں ناگوار جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے ایسے احباب کو سختی سے تنبیہ کی گئی ہے تا وہ آئندہ محتاط رہیں، چنانچہ ان پر تقاریر کے متعلق پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ اور یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ تا دوسرے احباب کو علم ہو جائے کہ دوسری قوموں کے ساتھ تعلقات میں رواداری و حسن سلوک اور مباحثہ و مناظرہ میں برادرانہ رنگ میں تحقیق حق کا اظہار ہو نہ کہ مقابلہ و مجادلہ کا رنگ پیدا ہو جائے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

127

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور جماعتہائے احمدیہ کا اظہار اخلاص و عقیدت

کانپور کے جملہ احمدی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں انتہائی عقیدت کا اظہار کرتے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے بموجب حضور کو مصلح موعود یقین کرتے ہیں۔ (سیکرٹری)

سمبڑیال کی جماعت احمدیہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں گہری عقیدت اور جذبہ جاں نثاری پیش کرتی اور حضور کو یقین دلاتی ہے کہ حضور کی اطاعت وہ اپنے لئے باعث سعادت سمجھتی ہے۔ (سراج الدین)

جام پور (ضلع ڈیرہ غازیخان) جماعت احمدیہ جام پور بخلوص نیت و بصمیم قلب حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنا امام اور مطاع جانتی ہے۔ اور وقار خلافت کو برقرار رکھنے کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کا عہد واثق کرتی ہے۔
(اللہ بخش غازی)

زیرہ جماعت احمدیہ زیرہ کے تمام افراد حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے اپنی مخلصانہ عقیدت اور خلافت سے صدق والہانہ وابستگی کا اظہار کرتے ہیں۔ (فیض محمد سیکرٹری)

عالم گڑھ کا ہر احمدی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے دلی اطاعت اور اخلاص کا اظہار کرتا اور خلافت کے وقار اور ناموس کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہے۔ (سخی محمد سیکرٹری)

اوکاڑہ جماعت احمدیہ اوکاڑہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے عقیدت کا اظہار کرتی اور حضور کی اطاعت کو فرض سمجھتی ہے۔
(شیخ محمد صدیق)

چک جھور ۱۱۷ (ضلع شیخوپورہ) جماعت احمدیہ چک جھور ۱۱۷ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہدیۂ عقیدت پیش کرتی اور حضور کو اس امر کا یقین دلاتی ہے۔ کہ جماعت ہذا کے تمام افراد خلافت کی عزت اور خاندان نبوت کے ننگ و ناموس کی خاطر ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کو تیار ہیں۔ (حافظ محمد سیکرٹری)

ننگل (متصل قادیان) جماعت احمدیہ ننگل کے افراد حضرت امیرالمومنین ایدہ بنصرہ العزیز کے حضور اپنا ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے حضور کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم خلافت اور احمدیت کے وقار کے تحفظ کے لئے ہر قربانی پیش کرنے کو تیار ہیں۔ (عطاء الرحمن)

اٹھوال جماعت احمدیہ اٹھوال حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ہدیہ عقیدت پیش کرتی اور حضور کی ذات بابرکات سے کامل وابستگی کا اظہار کرتی ہے۔ اور یہ یقین رکھتی ہے۔ کہ جو بھی اس موعود خلیفہ سے جدا ہو کر علیحدگی اختیار کرے گا۔ وہ خائب و خاسر رہیگا۔ (سیکرٹری)

چک ۵۵ جے۔ ایل کی جماعت احمدیہ خلافت کے قیام اور مضبوطی کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہے۔ (نصر اللہ خاں)

موہلنکے جماعت احمدیہ موہلنکے کے جملہ احمدی افراد خلافت کے اعزاز و احترام کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہیں۔
(محمد خان)

سرگودھا جماعت احمدیہ سرگودھا کے تمام افراد خلافت پر کامل ایمان رکھتے اور اپنی نجات خلافت سے وابستگی میں ہی سمجھتے ہیں۔
(سیکرٹری امور عامہ)

بوگرا (بنگال) احمدیہ ایسوسی ایشن بوگرا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے گہری عقیدت اور فرمانبرداری کا اظہار کرتی اور حضور کے ہر فرمان کو بجا لانے میں اپنی سعادت سمجھتی ہے۔ (مبارک علی پریذیڈنٹ)

چک ۹۹ شمالی کے جملہ احمدی افراد حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور اخلاص و عقیدت کا اظہار کرتے اور یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہمارے تن من دھن حضور کے قدموں پر نثار رہیں سیکرٹری

گوکھووال چک ۲۷۶ رکھ کی جماعت احمدیہ خلافت کے ساتھ اپنی کامل وابستگی کا اظہار کرتی اور معترضین کے ادعائے اثر و رسوخ کو باطل اور جھوٹ سمجھتی ہے۔
(سید فضل شاہ سیکرٹری)

منٹگمری لجنہ اماء اللہ منٹگمری کی تمام ممبرات منافقین کے غلط پروپیگنڈا کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو خدا تعالیٰ کا قائم کردہ خلیفہ سمجھتی ہیں۔ (فاطمہ بیگم)

مجوکہ جماعت احمدیہ مجوکہ نہایت اخلاص اور جوش کے ساتھ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے اظہار عقیدت و محبت کرتی ہے۔ اور منافقین سے پوری بیزاری ظاہر کرتی ہے۔ اور ان کی ذلیل حرکات پر نفرت کا اظہار کرتی ہے (غلام رسول)

کندراپاڑا (اڑیسہ) کے جملہ احمدی حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو الہام مظہر الحق والعلا کا مصداق سمجھتے ہیں اور منافقین کی حرکات سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ (قریشی محمد حنیف قمر)

ڈیرہ دون جماعت احمدیہ ڈیرہ دون حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت کو خلافت حقہ یقین کرتی اور اس کے وقار کو قائم رکھنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہے۔ (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ)

بنگلور شہر و چھاؤنی کا ہر احمدی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی عقیدت کا اظہار کرتا اور حضور کو خلیفہ برحق تسلیم کرتا ہے اور حضور کے دامن سے ہی وابستگی کو دین و دنیا کی بہبودی اور اپنی نجات کا موجب سمجھتا ہے۔
(غلام قادر مشرق)

کوٹلی (میرپور) کی انجمن احمدیہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو منجانب اللہ خلیفہ مانتی ہے اور آپ کی غلامی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت کے مطابق عین فرض سمجھتی ہے۔ (امیر عالم)

دہلی لجنہ اماء اللہ دہلی خلیفۂ وقت کی اطاعت کو اپنا فرض عین سمجھتی ہے۔ اور منافقین سے نفرت کا اظہار کرتی ہے۔
(خضر سلطان سیکرٹری)

میری پیاری بہنو!

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر اشتہار دے رہی ہوں۔ کہ اگر آپ کو ماہواری خرابی ہے۔ ماہواری درد سے آتے ہیں۔ یا ماہواری بے قاعدہ ہیں۔ سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ سر درد کمر درد کرتا رہتا ہے۔ کام کاج کرنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے قبض رہتی ہے۔ پیٹ میں نفخ ہو جاتا ہے۔ تو آپ فضول دواؤں پر روپیہ برباد نہ کریں۔ بلکہ میری خاندانی مجرب دوا بنام راحت سے فائدہ اٹھائیں۔ جس سے سینکڑوں میری بہنیں فائدہ حاصل کر چکی ہیں قیمت مکمل خوراک ایک ماہ دو روپے ۲ محصول ۷ کل ۲/۷

میرا پتہ:۔ **ایچ نجم النساء بیگم احمدی شاہدرہ۔ لاہور**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارت امور عامہ کی طرف سے خارج شدہ

تین اشخاص کے لین دین کے متعلق اعلان

نظارت امور عامہ کی طرف سے منشی فخر الدین صاحب ملتانی۔ شیخ عبد الرحمن صاحب مصری اور حکیم عبد العزیز صاحب کے لین دین کے معاملات کے متعلق فریقین کے حقوق کی نگہداشت اور سہولت کے لئے اخبار الفضل کی اشاعت مورخہ ۲۴ ؍ ۷ ؍ ۳۷ میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ جن احباب کا مذکورہ بالا اشخاص کے ساتھ لین دین ہو۔ وہ نظارت امور عامہ کی وساطت سے طے کریں۔ اس اعلان کے مطابق بعض احباب سے لین دین کا تصفیہ کرانے کی غرض سے اطلاعات پہنچیں۔ جس پر شیخ صاحب اور فخر الدین صاحب کو تصفیہ کے لئے توجہ دلائی گئی۔ مگر انہوں نے نظارت کے توسط کو منظور نہیں کیا۔ لہذا احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن دوستوں کا مذکورہ بالا خارج شدہ اشخاص سے لین دین کا معاملہ ہو۔ تو وہ براہ راست ان سے تصفیہ کرائیں۔ اور اس تصفیہ کے لئے جس شخص نے ان سے ملنا ہو۔ وہ مجھے معاملہ کی تفصیل بتلا کر اجازت حاصل کر کے ان سے مل سکتا ہے۔ اور اگر لین دین کے متعلق خط و کتابت کی کسی وقت ضرورت ہو۔ تو خط و کتابت کی ایک نقل مجھے بھیج دی جائے۔ تاکہ دفتر کو اس بارہ میں اطلاع ہوتی رہے۔

(ناظر امور عامہ۔ قادیان)

ملازمین کی ضرورت

احمدیہ ہوسٹل لاہور کے لئے مندرجہ ذیل ملازمین کی ضرورت ہے۔ خواہشمند سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل کوٹھی نمبر ۳۶ ایمپریس روڈ لاہور کی طرف درخواستیں بھیجیں

(۱) ایک احمدی باورچی جو ۲۵۔ ۳۰ طلبہ کے لئے کھانا پکا سکے تنخواہ ۲۰ روپے ماہوار

(۲) دو کس خادم کچن جن کی عمر پندرہ بیس سال کے درمیان ہو۔ سائیکل چلانے والے کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ آٹھ اور سات روپے ماہوار ہوگی۔

(۳) ایک احمدی مالی جس کا کام باغیچہ وغیرہ کی حفاظت اور گملوں وغیرہ کو سجانا ہوگا۔ تنخواہ سات روپے ماہوار

مندرجہ بالا ملازمین کو رہائش کا مکان مفت ہوگا۔ اور وردی ان سب ملازمین کے لئے۔ یہ بھی شرط ہے۔ کہ وہ نماز وغیرہ کے پابند ہوں۔ حقہ نہ پیتے ہوں درخواستیں بتصدیق پریذیڈنٹ صاحبان جماعت آنی چاہئیں۔ (۴) اس کے علاوہ ایک احمدی دھوبی کی ضرورت ہے۔ رہائش اور پانی کا انتظام کوٹھی میں موجود ہے۔ تنخواہ کا فیصلہ خط و کتابت سے طے کیا جا سکتا ہے

قادیان کی آبادی میں بڑے موقعہ کی دو قطعہ زمین

ایک ٹکڑہ ۹ کنال جانب غربی متصل کوٹھی سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب دارالانوار کی بڑی سڑک پر۔ دوسرا ٹکڑہ ۵ کنال جانب شرقی متصل الفضل پریس قابل فروخت ہیں۔ اس ٹکڑہ کے آگے راستہ موجود ہے جو سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی کوٹھی کے پاس سے گذرتا ہے قادیان کی آبادی کے ملحقہ ہے۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

چوہدری غلام حسن سفید پوش حسن منزل محلہ دار الفضل۔ قادیان

---

۳۲ دھوبی تیس طلبا کے علاوہ باہر کے لوگوں کا کام بھی کر سکتا ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

تقرر انسپکٹر بیت المال

چوہدری علی محمد صاحب کو نظارت ہذا کی طرف سے جماعت ہائے پھیروچیچی۔ بگول اور بیری ضلع گورداسپور کے لئے آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کیا جاتا ہے۔ متعلقہ جماعتوں کو چاہئے کہ چوہدری صاحب سے پورا پورا تعاون کریں۔

ناظر بیت المال۔ قادیان

رشتہ کی ضرورت

ایک زمیندارہ گھرانہ کی لڑکی بعمر ۱۷، ۱۸ سال کے لئے رشتہ درکار ہے۔ پرائمری پاس اور قرآن مجید پڑھی ہوئی ہے۔ خواہشمند احباب دفتر ہذا سے خط و کتابت کرتے ہوئے اپنے پورے حالات سے مطلع کریں۔

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین قادیان)

محمد سلطان کاتب کہاں ہیں

میاں محمد سلطان صاحب کاتب کے بیوی بچے سخت تکلیف میں ہیں انہیں چاہئے۔ کہ اگر وہ خود یہ سطور پڑھیں۔ تو فوراً قادیان آجائیں۔ ورنہ جہاں ہوں۔ اس جگہ کے دوست انہیں فوراً قادیان روانہ کر دیں۔ ان کے اہل و عیال کے اخراجات کا کوئی انتظام نہیں ہے۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان

آئی ٹون

آنکھوں کی جملہ امراض مثلاً سرخی آنکھ۔ ناخونہ۔ پھولا جالا۔ ککرے۔ پانی بہنا۔ ککرے۔ پڑبال۔ پلکوں کا گرنا۔ آنکھ کے پردوں کی سوزش۔ کمزوری نظر اور شب کوری۔ دھند آنا وغیرہ کے لئے مجرب اور لاثانی دوا ہے

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ علاوہ محصولڈاک

ایجنٹوں کی ہر شہر میں ضرورت ہے

دی آئی ٹون کمپنی A ۲۰۰۔ میکلوڈ روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہار زیر دفعہ ۵ - رول - ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب اے۔ لینڈرس اسکوائر پی۔ سی۔ ایس سب جج بہادر درجہ اول منڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات

دعویٰ دیوانی نمبر ۶۲۹ بابت ۱۹۳۷ء

شیرا ولد بہادر قوم جٹ رانجھہ سکنہ ٹھکر کلاں تحصیل پھالیہ

بنام

ا۔ رحماں وغیرہ

دعویٰ دخل اراضی

بنام

نذرا ولد علی جٹ گوندل۔ شاہ محمد ولد فضل جٹ رانجھہ سکنائے ٹھکر کلاں تحصیل پھالیہ محمد ولد دینا جٹ گوندل سکنہ بھکھی ضلع سرگودہا

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی نذرا وغیرہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکور تاریخ ۱۶ ماہ اگست ۱۹۳۷ء کو بمقام منڈی بہاؤ الدین حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یک طرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۵ ماہ جولائی ۱۹۳۷ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط سب جج صاحب) (مہر عدالت)

ایک نفع مند تجارت

جماعت احمدیہ کے اکثر افراد پر روشن ہے کہ صدر انجمن احمدیہ و دیگر مقتدر احباب جماعت نے صوبہ سندھ میں ایک بہت بڑی جائداد زمین کی صورت میں پیدا کر رکھی ہے۔ اور اس کے انتظام کے لئے ایک محکمہ قائم ہے جو سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ کے نام سے موسوم ہے۔

سنڈیکیٹ مذکور ہر سال دیگر فصلوں کے علاوہ کپاس کی فصل بہت بڑی مقدار میں پیدا کرتی ہے کیونکہ اراضی سندھ اور اس کی آب و ہوا کپاس کی کاشت کے لئے نہایت موزوں ثابت ہوئی ہے۔ امسال بجائے کپاس کے اس کو بیلی کر کے روئی اور بنولوں کی شکل میں فروخت کرنے سے زیادہ منافع حاصل ہوا۔

سنڈیکیٹ نے اسی تجربہ کی بنا پر فیصلہ کیا ہے کہ سندھ میں ایک روئی بیلنے کا کارخانہ قائم کیا جائے۔ اور علاوہ حصہ داران اراضی سندھ کے دوسرے سرمایہ دار دوستوں کو بھی موقعہ دیا جائے۔ کہ ان میں سے جو دوست اپنا روپیہ اس فائدہ مند تجارت پر لگانا چاہتے ہیں، وہ اس میں شامل ہو سکیں۔ فی حصہ دس روپے قیمت رکھی گئی ہے۔ جس قدر حصص کوئی دوست خرید نا چاہیں۔ اس کی اطلاع دیں مگر ترجیح ان اصحاب کو دی جائیگی۔ جو کم از کم ایک سو حصص و مالیت ایکہزار روپے خرید کریں گے۔ جو دوست بطور حصہ دار فیکٹری مذکور میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ جلد میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ اور جتنے حصے خرید نا چاہتے ہوں۔ ان کا روپیہ تیار رکھیں۔ تا فیصلہ ہونے پر فوراً طلب کیا جا سکے۔

فرزند علی عفی عنہ محاسب سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان

128

محلہ دارالبرکات قادیان میں

چند قطعات اراضی قابل فروخت ہیں

محلہ دارالبرکات قادیان میں جو ریلوے سٹیشن کی طرف واقعہ ہے۔ بہت سے دوست وہاں مکان بنانے کے لئے زمین خرید کرنے کے خواہشمند تھے۔ اب محلہ دارالبرکات میں ریلوے سٹیشن کی طرف چند قطعات جو کنال کنال کے تجویز کئے گئے ہیں، قابل فروخت ہیں۔ یہ قطعات صرف انہی دوستوں کو دیئے جائیں گے۔ جن کی طرف سے درخواست خریداری بمعہ قیمت کے پہلے آوے گی۔ ہر قطعہ کے ساتھ دو دو راستے تجویز کئے گئے ہیں۔ یہ قطعات بہت باموقعہ ہیں۔

مفصل قیمت حسب ذیل ہوگی

جس قطعہ کے ملحق دو راستے ۱۰، ۱۰ فٹ کے ہونگے۔ اس قطعہ کی قیمت ۴۰۰ روپے فی کنال۔

جس قطعہ کے ملحق دو راستے ایک ۱۰ فٹ کا اور ایک ۲۰ فٹ کا ہوگا۔ اس کی قیمت للعہ/ ۴۲۵ روپے فی کنال۔

جس قطعہ کے ملحق دو راستے ۲۰، ۲۰ فٹ کے ہونگے۔ اس کی قیمت للعہ/ ۴۵۰ روپے فی کنال ہوگی۔

خرید کرنے والے اصحاب فوراً مندرجہ بالا اعلان کے مطابق درخواست خریداری اور روپیہ بھیجدیں۔ صدر انجمن سے منظوری حاصل ہونے پر ایسے دوستوں کو سند فروخت اراضی اور قبضہ موقعہ پر دیدیا جائیگا۔ جو دوست رجسٹری یا انتقال کرانا چاہیں وہ اپنے خرچ پر کرا سکتے ہیں۔

مولا بخش ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اطہر دوائی (اٹھرا)

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ کے شاگرد کی دکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست تپ تشنج درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پر چھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اسی موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کا منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ/ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر، حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیت المقدس ۱۹ جولائی۔ ایک راہ گیر یہودی کو کسی شخص نے گولی کا نشانہ بنا دیا۔ ایک عرب پر بھی گولی چلائی گئی۔ اور وہ شدید زخمی ہوا۔ دو عیسائی یہودی محلہ سے گزر رہے تھے۔ کہ ان پر کسی نے گولی چلا دی۔ غرض اکے دکے حملوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے اور خونریزی کا خطرہ ہے۔ اس لئے فوجیں بلائی گئی ہیں۔

شملہ ۱۹ جولائی۔ آج پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں سر سکندر حیات خان نے بہٹہ کے ریل کے حادثہ کا تذکرہ کیا اور کہا۔ کہ یہ حادثہ اس قدر رقت انگیز ہے کہ تمام ملک کی ہمدردی خود ہی اس حادثہ کے مصیبت زدگان کے ورثاء کی طرف کھچی چلی جا رہی ہے۔ انہوں نے صدر کی اجازت سے ایک قرارداد پیش کی جس میں ہلاک شدگان کے ورثاء اور مجروحین سے اظہار ہمدردی۔ اور انہیں امداد بہم پہنچانے کا ذکر کیا گیا۔ مخالف پارٹی کے لیڈر نے وزیر اعظم سے درخواست کی۔ کہ وہ اس حادثہ کی تحقیقات کے لئے ایک افسر مقرر کریں۔ جو تحقیقات کرنے کے بعد حکومت کو حالات سے آگاہ کرے۔ کیونکہ یہ ایک بہت بڑی خدمت عامہ ہوگی۔ قرارداد اتفاق آراء سے منظور ہو گئی۔

ٹرانا ۱۹ جولائی۔ ایک سابق وزیر داخلہ البانیہ اور سپہ سالار افواج البانیہ کو بغاوت اور شورش بپا کرنے کے الزام میں سزائے موت کا حکم دیا گیا ہے۔ ۲۰۰ کے قریب باغیوں کو مختلف سزائیں دی گئی ہیں۔ ان لوگوں نے گذشتہ دنوں البانیہ میں علم بغاوت بلند کر دیا تھا۔ لیکن سرکاری فوجوں نے بغاوت فرو کر دی۔ اور باغیوں کو گرفتار کر لیا۔

احمد آباد ۱۹ جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ گجرات میں کثرت باراں کے باعث مختلف مقامات پر گاڑیوں کی آمد و رفت بند ہو گئی ہے۔ احمد آباد برانچ ریلوے پر بھی ٹریفک بند ہو گیا ہے۔ کیونکہ بعض سٹیشنوں کے قریب لائن بہ گئی ہے۔

الہ آباد ۱۹ جولائی۔ یو پی کے وزیر اعظم مسٹر گووند بلبھ پنت نے تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کے جو احکام جاری کئے تھے۔ وہ تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے نام ارسال کر دئے گئے ہیں۔ یہ فیصلہ پنڈت پنت نے گورنر سے دو گھنٹے تک طویل ملاقات کرنے کے بعد کیا ہے

لاہور ۱۹ جولائی۔ مسٹر محمد منیر ایڈووکیٹ پبلک پراسیکیوٹر مقرر کر دئے گئے ہیں۔ ان کا عہدہ اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کا ہوگا۔ اور آپ کی تنخواہ ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار ہوگی۔

کلکتہ ۱۹ جولائی۔ بنگال اسمبلی کی کانگرس پارٹی کی مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کانگرس پارٹی بنگال کی مجلس وضع قوانین کے اجلاس میں جو ۲۹ جولائی کو منعقد ہوگا۔ غیر حاضر رہے گی۔ کیونکہ اسی روز گورنر بنگال تقریر کریں گے۔

لاہور ۲۹ جولائی۔ آج رانا نصر اللہ خان صاحب کے خلاف چوہدری افضل حق کی پیش کردہ انتخابی عذرداری کی مزید سماعت ہوئی۔ اور مولوی ظفر علی صاحب کی شہادت پانچ گھنٹہ تک ہوئی۔ جس میں انہوں نے بیان کیا۔ کہ مسلمانوں کے جذبات سے احرار کی بے اعتنائی مسجد شہید گنج کے انہدام کا باعث ہوئی نیز احرار نے کوشش کی۔ کہ میں اختر علی خان کو محروم الارث کر دوں۔ اور "زمیندار" کو ان کے قبضہ میں دیدوں

پٹنہ ۱۹ جولائی۔ ایسٹ انڈیا ریلوے کے افسر جو پنجاب ہوڑہ ایکسپریس کے حادثہ کی تحقیقات کے لئے پٹنہ آئے ہیں۔ تحقیقات میں مصروف ہو گئے ہیں۔ آج انہوں نے شہادتیں قلمبند کیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار کی ملاقات کے دوران میں بیان کیا۔ کہ ہم ابھی تک حادثہ کے وجوہ کے متعلق کوئی رائے ظاہر کرنے کے قابل نہیں ہوئے۔ تحقیق غالباً دو دنوں تک جاری رہے گی۔

لاہور ۱۹ جولائی۔ ایجنٹ ای آئی ریلوے نے بہیٹا سے برقیہ ارسال کیا ہے۔ کہ حادثہ میں ہلاک شدگان کی تعداد ۱۰۰ ہے۔ ۴ لاشیں ملبہ کے نیچے دبی ہوئی ہیں۔ زخمیوں کی کل تعداد ۱۱۳ ہے۔ جن میں سے ۱۵۷ اشخاص شدید طور پر مجروح ہوئے ہیں۔ طبی امداد پہنچانے کی ہر کوشش عمل میں لائی گئی اور مختلف اداروں کے رضاکاروں نے مفید خدمات سر انجام دیں۔

شملہ ۱۹ جولائی۔ ہز ایکسیلینسی وائسرائے ہند نے وزیر ہند کے نام حادثہ کے متعلق حسب ذیل تار ارسال کیا ہے۔ "میں آپ کے ہمدردی کے پیغام کی وجہ سے بہت ممنون ہوں۔ تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہلاک شدگان کی تعداد ۱۰۶ اور مجروحین کی تعداد ۹۰ اور ۱۰۰ کے درمیان ہے حادثہ کے وجوہ معلوم کرنے کے لئے تحقیقات جاری ہے۔ مگر ابھی تک اصل وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ گورنر بہار وزیر اعظم بہار اور دوسرے پبلک لیڈروں نے بھی ہلاک شدگان کے ورثاء اور مجروحین سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

مدراس ۱۹ جولائی۔ آج مدراس کے کانگرسی وزیر اعظم مسٹر راجگوپال اچاریہ نے ایک طویل بیان شائع کرایا ہے۔ جس کے دوران میں انہوں نے لکھا ہے کہ تمام ملازم جن میں پولیس کے ملازم بھی شامل ہیں۔ مجھے اپنا دوست اور بھائی سمجھیں۔ آخر میں ان سے تعاون کی اپیل کی ہے۔ اور کہا ہے کہ ان کے تعاون کے بغیر میں اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

امرتسر ۱۹ جولائی۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۶ آنے نخود حاضر ۲ روپے ۶ آنے ۹ پائی کھانڈ دیسی ۷ روپے ۸ آنے سے ۹ روپے تک۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۸ آنے اور چاندی دیسی ۵۲ روپے ۸ آنے ہے

سلامنکا ۱۹ جولائی۔ شنبہ کو ہسپانیہ کے نیشنلسٹوں نے خانہ جنگی کی سالگرہ منائی۔ سلامینکا کی تمام دکانیں بند کر دی گئیں۔ اور لوگ سانڈوں کی لڑائی دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے۔ اس کے علاوہ اور بھی تقریبات ہوئیں۔ پریذیڈنٹ ازانا نے ویلنشیا میں ایک مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ "اہل جرمن اور اہل اطالیہ یہاں اس لئے نہیں آئے۔ کہ حکومت کو شکست دیں۔ بلکہ وہ ہماری کانیں اور ہمارے بحری مستقر لینے آئے ہیں۔ تاکہ دوسری طاقتوں مثلاً برطانیہ اور فرانس کے راستہ کو روکا جائے

شملہ ۱۹ جولائی۔ ایک سرکاری بیان مظہر ہے۔ کہ ۱۷ جولائی کو رزمک کے قریب گورکھا رائفلز کی ایک پلٹن پر گولیاں برسائی گئیں۔ جو سڑک کی حفاظت پر متعین تھی۔ ایک گورکھا افسر ہلاک ہو گیا۔

کوئٹہ ۱۹ جولائی۔ آج کوئٹہ میں شدید آندھی اور ژالہ باری کے ساتھ بڑے زور کی بارش ہوئی سڑکیں زیر آب ہو گئیں۔ آمد و رفت بند ہو گئی درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ اور کئی عمارتوں کی چھتیں اڑ گئیں۔ ڈاکخانہ کی عمارت کو بہت نقصان پہنچا۔

پٹنہ ۱۹ جولائی۔ کل پٹنہ سٹیشن پر ایک مال گاڑی روانہ ہو رہی تھی کہ بعض لوگوں نے ٹاٹ کے کپڑے کا ایک حصہ ایک ڈبے کے دروازے سے باہر لٹکتا ہوا دیکھا جس پر وہ تمام انجن کے آگے کھڑے ہو گئے۔ اور کہا کہ ہمیں شبہ ہے۔ کہ ہوڑہ ایکسپریس کے ہلاک شدگان کو ٹاٹ میں لپیٹ کر کسی نامعلوم جگہ پہنچایا جا رہا ہے۔ سٹیشن ماسٹر نے ان لوگوں کی شورش کو ڈبوں کے دروازے کھلوا کر اور انہیں یہ دکھا کر کہ وہ صرف سیمنٹ کی بوریاں ہیں۔ فرو کیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی